بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرۃُ الشیخین

یعنی سوانح حیات

جناب حضرت فقیرِ ملّت فقیر محمد رمضان ڈار صاحب علیہ الرحمہ
وحضرت شیخ طریقت فقیر میر سید محمد سعید صاحب بخاری علیہ الرحمہ

تالیف

سید سراج الدین قلندر نقشبندی مدّظلہٗ
حول۔ محلّہ مرزا کامل صاحبؒ۔ سرینگر

آستانِ شریف جناب فقیر میر سید محمد سعید صاحب بخاری علیہ الرحمہ ملہ کھاہ۔ سرینگر متصل مقبرۂ مزارِ سلطانِ کشمیر

اندرونی منظر قبرِ شریف جناب صوفی صافی سعید صاحب موصوف

بیرونی پرکشش منظر روضۂ شریف سعید صاحب رحمۃ

تذکرۃ الشیخین

یعنی سوانح حیات

جناب حضرت فقیرِ ملّت فقیر محمد رمضان ڈار صاحب علیہ الرحمہ

وحضرت شیخ طریقت فقیر میر سید محمد سعید صاحب بخاری علیہ الرحمہ

تالیف

سید سراج الدین قلندر نقشبندی مدّظلہٗ

حول۔ محلّہ مرزا کامل صاحبؒ۔ سرینگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ ھٰذِہٖ تذکرة

نہ پوچھ اِن خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
(اقبالؒ)

تذکرةُ الشیخین

یعنی

(۱) حضرت فقیرِ ملّت فقیر محمد رمضان ڈار صاحب علیہ الرحمہ
(ناروارہ۔بیروہ کشمیر)

اور

(۲) پیر طریقت حضرت سیّد محمد سعید صاحب بخاریؒ
(دریش کدل صفاکدل۔سرینگر)

کی مختصر کہانی قلندر کی زبانی

تالیف

میر سید سراج الدین قلندر نقشبندی (مدّظلہٗ)
سجادہ نشین درگاہِ حضرت میر سیّد شاہ محمد صادق قلندرؒ لار، گاندربل کشمیر
وسجادہ نشینِ نشستگاہِ حضرت میر سید حُسینِ سمنانیؒ ناروارہ بیروہ کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر کوائف

نام رسالہ : تذکرةُ الشیخین

موضوع (۱) : سوانح حیات جناب فقیر ملت محمد رمضان ڈار صاحبؒ
(ناروارہ۔بیروہ کشمیر)

(۲) : سوانح حیات جناب میر سید محمد سعید صاحب بخاریؒ
(دریش کدل۔صفاکدل سرینگر)

مولّف : سید سراج الدین قلندر نقشبندی (حول۔سرینگر)
سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ صادق قلندرؒ لار۔گاندربل
وسجادہ نشین بقاع سمنانیہ بیروہ کشمیر

تاریخ اشاعت : ۲۷ ماہ رمضانُ المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۸ ستمبر جمعة المُبارک ۲۰۰۹ء

تعداد : ایک ہزار

تعداد صفحات : (۴۸) اڑتالیس

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلّیاً

اما بعد!

بزرگانِ دین مبین کے حالات طیبات عوام وخواص کے لئے سبق آموز ہوتے ہیں۔امّت مرحومہ میں یہ تحریک خود اولیاء کرام نے شروع کی۔چنانچہ تذکرۂ اولیاء از مفتی طریقت حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ، حلیۃُ الاولیاء از حضرت ابونعیمؒ نفحات الانس از حضرت ملاّ عبدالرحمٰن جامیؒ اور اخبار الاخیار از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اسی سلسلۃ الذہب کی کڑیاں ہیں۔کشمیر میں حضرت علاّمہ خاکیؒ، حضرت بابا نصیب الدین غازیؒ، حضرت محدثِ مشکوائیؒ، حضرت شیخ نوریؒ اور حضرت خواجہ محمد اعظم دِدّ مریؒ نے یہ کام شروع کیا تھا بعد میں حضرت میر حسین منطقیؒ، پیر حسن شاہؒ کھویہامی اور محترم مسکین محی الدین سرائے بلیؒ نے اسکو وسعت دی۔

پیشِ نظر رسالہ بھی اسی تناظر میں لکھا گیا جس میں ایک مردِ فقیر نے اپنے شیخین کے حالات ضبطِ تحریر کئے ہیں۔امید ہے اسی جذبے سے یہ رسالہ مطالعہ کیا جائیگا۔

والسلام بالاحترام

شوکت حسین کینگ
استاذِ حنفیہ عربک کالج نور باغ
ورُکنِ انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر سرینگر

۶ ماہ رمضانُ المبارک ۱۴۳۰ھ (جمعۃ المُبارک) بعدِ عصر

مختصر حالاتِ فقیر ملّت حضرت فقیر محمد رمضان ڈارؒ

نام ونسب

آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو محمد رمضان کے نام سے موسوم کیا تھا۔آپ ڈار خاندان (ناروارہ۔بیروہ) کے چشم وچراغ تھے۔یہ خاندان زمینداری وکاشتکاری کے پیشہ سے وابستہ تھا۔اور متوسط خاندان تھا۔ان کی اپنی بھی جائداد از روئے مکانات و اراضیات تھیں۔

والدین ماجدین

آپ کے والد محترم کا نام محمد سبحان تھا اور والدہ محترمہ کا نام معلوم نہ ہوسکا۔دونوں صالحین اور نیک دل پابندِ صوم وصلواۃ تھے۔آپ کے وقت میں آپ کے خاندان میں احمد جوڈار مشہور تھا وہ دیندار اس حد تک تھا کہ وہ پیشوائی کے قابل تھا اور روحانی مجالس خاص کر درگاہِ حضرت سید حسین سمنانی علیہ رحمتہ (ناروارہ۔بیروہ) میں یہ خدمت بطریق احسن انجام دیتا تھا۔

سالِ ولادت

چونکہ فقیر موصوف نے لمبی عمر پائی اور وفات حسرت آیات کے وقت آپ کی عمر شریف ۱۲۶ (ایک سو چھبیس) تھی اس لحاظ سے آپ کا سال ولادت ۱۲۵۷ھ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر پائی۔ دستور کے مطابق قرآن شریف ناظرہ پڑھا۔ اسکے علاوہ فارسی زبان کی متعدد کتابیں کریما، نامِ حق، پند نامہ عطار، گلستانِ سعدی، بوستان پڑھ ڈالیں۔ لہذا آپ اِن کتب کی بدولت پڑھنے کی بہترین صلاحیت رکھتے تھے۔ لیکن لکھنے کے معاملہ میں قدرے معذور ہی تھے۔

آپ خود بھی بعض کتب و رسائل کا مطالعہ کرتے تھے لیکن نور نامہ آپ کی پسندیدہ کتاب تھی۔

آپ کی ملکیتِ کتبِ مختصر میں قرآن شریف کا قلمی نسخہ تھا جو فنِ خطاطی کا بیش بہا اور نمونہ ہے۔ یہ نسخہ خاکسار (سید سراج الدین قلندر) کے پاس موجود سرمایہ ہے۔ خاکسار نے آپ کے ارشاد گرامی کے تحت اسکی جزبندی سیپاروں کی صورت میں کی ہے۔

فقیر ملت نے وصال سے قبل یہ روحانی خزانہ خاکسار کے سپرد کیا تھا۔

جیسا کہ اوپر درج ہے کہ آپ کا خاندان زمینداری اور کاشتکاری کے پیشہ سے وابستہ تھا لیکن اسکے باوجود وہاں تربیت کا بہترین انتظام تھا یعنی دینداری اور حُسنِ اخلاق کا بہترین نظام قائم تھا۔

اس ماحول نے آپ کی سیرت پر گہرا اثر ڈالا اور آپ ابتداء سے ہی دینداری کے وصف سے متصف ہوئے۔ اور جوہر تربیت و زیورِ اخلاق سے آراستہ ہوئے۔

پیرو مرشد

چونکہ آپ ابتدا سے ہی دینداری کی طرف مائل تھے۔ دینداری کے انوار نے آپ کو منور کیا تھا اور آپ تلاشِ مرشد میں نکلے۔

سرینگر صفا کدل کے موضع دانا مزار کے متصل حضرت عارف باللہ فقیر غلام رسول ملک صاحبؒ کے نام سے آپ کو مرشد میسر ہوا۔ [1]

اس وقت آپ کی عمر ۵۲ برس تھی۔ آپ کی ازدواجی زندگی شروع ہوگئی تھی۔ لیکن ازدواجی زندگی آپ کو مانع حصولِ معرفت نہ ہو سکی۔

[1] فقیر غلام رسول ملک صاحب علیہ رحمہ دانا مزار صفا کدل کے رہنے والے تھے اور عارف منتہی تھے۔ آپ صفا کدل کے معروف مقبرہ فقیر مرغ زار میں دفن ہیں۔ اس مقبرہ میں سینکڑوں فقراء اور صحابہ محوِ خواب ہیں۔

بعد بیعت آپ سالہا سال ان کی خدمت میں رہے اور اکتسابِ فیض کرتے رہے۔ مرشدِ کامل کی صحبت و معیت کا حال آگے درج ہوگا جو آج کل کے میدانِ سلوک میں شہسواری کے دعویداروں کے لئے چشم کُشا ہوگا۔

سلسلۂ طریقت

آپ اپنے مرشد کی توسل سے سلسلہ عالیہ کبرویہ کے ساتھ وابستہ تھے۔ وردو وظائف کی اجازت سے پتہ چلتا ہے کہ ملک صاحبؒ دیگر سلاسل کی اجازت سے بھی ممتاز تھے۔

بہر حال غالب سلسلہ، سلسلۂ عالیہ کبرویہ تھا۔لیکن دیگر سلاسل کا بھرپور احترام موجزن تھا۔

حضرت سلطان العارفینؒ

آپ اگر چہ حضرت سید السادات سید حسین سمنانیؒ کی درگاہِ عالیہ کے مسند نشین تھے سلسلۂ عالیہ کبرویہ سے وابستہ تھے لیکن اسکے باوجود حضرت سلطان العارفین محبوب العالم شیخ حمزہ مخدوم کشمیریؒ کی بے پناہ عقیدت سے سرشار تھے، زبان پر ہمہ وقت اُن کا اسم گرامی ورد رہتا تھا۔ اور اکثر اوقات ''جناب حضرت سلطانؒ'' کے الفاظ زبانِ

مبارک پر جاری رہتے تھے۔ اور اکثر درگاہِ حضرت محبوب العالمؒ میں حاضری دیتے تھے۔

درگاہِ سلطان العارفینؒ میں حاضری کا واقعہ

جناب محترم المقام پیر احمد اللہ شاہ صاحب مخدومی مدظلہٗ کا بیان ہے کہ فقیر محترم ہمارے زمانہ میں بھی زیارت کو آئے لیکن زیارت ہفت (۷) سادات سے متصل یعنی پیر احمد اللہ شاہ صاحب مخدومی کے مکان تک نردبان شریف (سیڑھی) پر تشریف لے گئے۔ آگے نہیں بڑے اور پیر صاحب کے ہاں مختصر قیام کے بعد واپس چلے گئے۔

مرشد کامل کی صحبت و خدمت

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ہر کہ خود را دید او محروم شد

عالمِ شباب میں آپ ناروارہ بیروہ سے ہر روز مرشد کامل کی خدمت میں آتے تھے اور ایامِ سرما میں زیادہ وقت ان کے ہاں گذارتے تھے۔

ضبط اوقات میں پابندی صوم وصلوٰۃ ذکر واذکار کو خاص اہمیت حاصل تھی۔

شب بیداری

جب آپ نے مرشد سے حاضری اور ضبطِ اوقات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مفصل چارٹ (زبانی) جاری کر دیا۔

آپ نے متعجب ہوکر پوچھا، اچھا حضرت! نیند کا کونسا وقت مقرر ہے تو مرشدِ کامل نے جواباً فرمایا:

''اوہو، آگے آپ دربارِ الٰہی میں''

یہاں نیند کو کیا کرنا ہے۔ یہاں آرام حرام ہے۔ یہی سے آپ سالکِ شب زندہ دار بن گئے۔

چنانچہ ہم نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ آپ نیند کے بالکل عادی نہ تھے کبھی کبھار بحالت مراقبہ چند گھنٹے یا لمحات آرام کرتے تھے۔ لہذا آپ کے طالبین ومریدین کو بھی شب بیداری اور سحر خیزی کی عادت پڑگئی تھی۔ آپ نے مرشد کامل کی خدمت میں (۶۰) سال گذارے۔

نشست گاہ حضرت سمنانیؒ کے جوارِ اقدس میں دائمی قیام و مسند ارشاد

حضرت سید السادات میر سید حسین سمنانی رحمتہ اللہ علیہ جب حضرت بانی اسلام امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کے ورودِ کشمیر سے قبل کشمیر تشریف لائے۔ تو آپ نے وادی کے اطراف واکناف میں اشاعتِ اسلام اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ ان

مقاماتِ عالیہ میں نارواره بیروه کشمیر بھی شامل ہے یہاں آپ کی نشست گاہ صدیوں سے محفوظ ہے۔[1]

نشست گاہ کے ساتھ ارضیات کا خاصہ رقبہ اور تعمیرات (مسجد شریف خانقاہِ شریف، درگاہ شریف، لنگر خانہ، معبد) کا خاصہ حصہ موجود ہے۔

آپ کا قیام گاہ یعنی مکان آستان عالیہ سے تقریباً نصف کلومیٹر دوری پر واقعہ تھا آپ دیگر باشندگان کی طرح ہر روز درگاہ پر حاضری دیتے تھے۔ لیکن جب آپ کی عمر شریف ساٹھ (۶۰) سال ہوگئی تو آپ نے درگاہِ شریف کے جوار میں مستقل قیام کا فیصلہ ایک خاص واقعہ کی بنا پر کیا۔

اگرچہ آپ درگاہِ شریف میں ہر روز حاضری دیتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور شبِ جمعہ کی مجلس کا اہتمام کرتے تھے۔ لیکن اب مستقل طور پر وارد درگاہ شریف ہوئے۔ اِس وقت آپ کے والدین مکرمین بقید حیات ظاہری تھے۔ انہوں نے کوئی مداخلت نہیں کی۔

خاندان میں عبدالرحمان ڈار (جو عالم وفاضل تھا) بھی بقیدِ حیات تھا۔

[1] بیروہ میں ملہ پورہ میں بھی حضرت سید حسین سمنانی نشست گاہ ہے اور وہاں بڑی درگاہ ہے اور اسکے علاوہ ہانترن لادے پورہ میں بھی لیکن وہاں آستانہ نہیں ہے۔

مسندِ ارشاد کی مدّت

آپ نے کامل پینسٹھ (۶۵) سال اور پانچ مہینے اِس مسندِ ارشاد (درجوارِ آستانِ عالیہ) میں بسر کئے اور یہ ساری زندگی رشدو ہدایت میں بسر کی۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا راستہ بتاتے رہے۔ اور آستانِ عالیہ کی خدمت کی اس کے تعمیرات کو وسعت دی۔ زندگی کے آخری چھ ماہ بعد ہی واپس آبائی مکان میں بسر کئے۔

آستانِ عالیہ کی تجدید تعمیرات

سب سے پہلے آپ نے آستانِ عالیہ نشست گاہ حضرت سید سمنانیؒ از سرِ نو تعمیر کی اور اسکو مزیّن کیا۔ اسکے ساتھ ایک عظیم الشان خانقاہ جواب بھی موجود ہے اور فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے تعمیر فرمایا۔ اپنا مسند ارشاد اور لنگر خانہ بھی تعمیر فرمایا۔ اور پانچ عالیشان ڈیوڑھیاں (ابواب)۔ تعمیر کیۓ۔ اراضی کو گلستان میں بدل دیا۔

غارِ شریف

چونکہ درگاہ شریف کے متصل ایک قدیم غار شریف بھی موجود ہے جہاں آپ بھی کبھار تشریف لیتے تھے کا صدر دروازہ بھی تعمیر کیا۔

مسجد شریف کی تعمیر

اسکے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے گاؤں میں مسجدِ شریف بھی عالیشان پیمانے پر تعمیر کی۔

عید گاہ شریف

عید گاہ (جدید) آستانِ عالیہ کے حدود میں تشکیل دیا گیا۔

آپ کے جیّد فیض یافتہ گاں اور خلفا حضرات کا مختصر تذکرہ

آپ کی خدمت میں جو حضرات بیروہ و بڈگام وارد ہوتے تھے اور اکتساب فیض کرتے رہے ان کی فہرست اگرچہ خاصی طویل ہے پھر بھی مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں:

(۱) حضرت سید غلام الدین صاحب بخاریؒ چٹہ بگ

آپ فقیر ملت کے خلفاء خاص میں سے تھے۔ شریف النفس، متقی، عابد اور زاہد شب زندہ دار تھے۔

(۲) جناب میر غلام محمد صاحبؒ بدرن (ماگام)

آپ بھی حضرت کے طالب خاص تھے اور پیکر تقویٰ تھے۔

(۳) جناب حضرت پیر سید محمد یوسفؒ ریّار

موضع دودھ پتھری ریّار کے جناب حضرت پیر سید محمد یوسف جواز اولادِ حضرت غوث الاعظمؒ تھے آپ کے خلیفۂ خاص تھے موصوف خود بھی ولی کامل تھے۔ ریّار میں

آپ کی زیارت گاہ مرجع عوام وخواص ہے جو کہ آپ کے ارادت مندوں نے تعمیر کی ہے۔

(۴) جناب پیر غلام قادر ناروا

آپ بھی فقیر ملت کے خلفاء ہی سے تھے آپ کا آستان عالیمشعول پورہ میں واقع ہے۔مشعول پورہ میں تین سادات کرام کی زیارت گاہ بھی واقع ہے جو مرور زمانہ سے منہدم ہو چکی تھی آپ نے اسکی مرمت کی۔شعیہ اصحاب اس پر قابض ہونا چاہتے تھے لیکن آپ مانع ہوئے اور پھر غلام قادر کو وہاں بحیثیت خلیفہ مقرر کیا۔

(۵) جناب پیر قمر الدین صاحبؒ (سرینگر)

موصوف ایک تاجر تھے اور ہری سنگھ ہائی سٹیٹ ہی آپ کا بوٹ ہاؤس مشہور تھا لیکن آپ نے فقیر ملت کی بیعت کی تھی اور آپ کے ان کے خلفاء میں سے تھے۔آپ زال ڈگر سرینگر میں رہتے تھے۔

(۶) جناب پیر عبدالاحد صاحبؒ (سرینگر)

آپ پیر قمر الدین صاحب کے برادرِ اصغر تھے اور فیض یافتگانِ فقیر ملت سے تھے۔پرہیز گار اور صاحبِ سلوک تھے۔آپ بھی زال ڈگر میں سکونت رکھتے تھے۔

(۷) جناب سید سعید احمد صاحب قادری) (تحصیلدار)

آپ اس وقت بقید حیات حضرات فیض یافتگاں ہی سے ہیں۔آپ تحصیل دار بڈگام تھے، پیر قمر الدین صاحب کی وساطت سے اکتساب فیض کیا اور بالآخر فقیر ملت کی بیعت کی۔آپ بھی حاجی راتھر سے زال ڈگر میں رہتے تھے۔

(۸) جناب محترم غلام احمد صاحب شنگلو المعروف بزاز مرحوم

آپ حضرت کے خلیفہ خاص تھے مہاراج گنج سرینگر میں سکونت رکھتے تھے بعد میں محلّہ حضرت مرزا کاملؒ حول ہی میں مقیم ہوئے۔از اصحاب سلوک و معرفت تھے۔ مہاراج گنج میں ہی آپ بزازی کا کاروبار کرتے تھے۔

(۹) جناب پیر غلام نبی صاحب خیاط

آپ جمالٹہ نواکدل کے رہنے والے تھے حضرت کے ابتدائی طالبین میں خاص مقام کے حامل تھے۔

(۱۰) پیر غلام محی الدین صاحب جلد ساز

آپ حضرات کے خلفاء میں سے تھے۔حضرت فقیر ملت سے بھرپور استفادہ کیا اور قابل رشد وہدایت ہوگئے۔آپ ریاست کی مشہور شخصیت قاضی محمد امین صاحب کے ماموں تھے۔

(تِلکَ عشرۃ کاملۃ)

اسکے علاوہ پیرزادگان سویہ بگ، چٹہ بگ، پوشکر، دھرمنہ، میر پور، رٹھسن اور علاقہ

بیروہ بڈگام کے مختلف مقامات مثلاً کھاگ، زینہ کوٹ کے علاوہ خواص وعوام آپ کی خدمت میں آتے تھے۔ طالب دعا ہوتے تھے۔ جناب پیر سید محمد یوسف صاحب اندرابی رتن پوری بھی آپ کے طالبِ خاص تھے اور سید سیف الدین قادری (ٹینگی پورہ) نے بھی استفادہ فرمایا۔

ضبطِ اوقات

رات کو آپ ہمیشہ شب بیدار رہتے تھے کبھی بستر پر دراز نہیں ہوتے تھے۔ مراقبہ کی صورت میں گاہے آرام کرتے تھے۔ تین بجے رات کو تجدید وضو فرماتے تھے۔ اسکے بعد آستان شریف کے مضافات میں غائب ہو جاتے تھے۔ بعدِ اشراق غار شریف کے ......حدود سے ظاہر ہوتے تھے۔ اور اپنی مسندِ ارشاد پر قیام کرتے تھے۔ اور دن بھر اس میں رہتے تھے۔ بعد شام حجرہ میں شب بیداری کرتے تھے۔ دن بھر مصروف رشد وہدایت رہتے تھے۔

شرع شریف کی رعایت

آپ میں رعایت شرع کا خاص خیال تھا اور ہر لحاظ سے پابندِ شرع شریف تھے۔ نمازِ پنجگانہ کا اہتمام، نماز تراویح کا اہتمام نماز عیدین کا اہتمام اور نمازِ جمعۃ المبارک کا اہتمام خصوصیت کے ساتھ فرماتے تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں روزہ رکھتے تھے اور

نمازِ تراویح میں خصوصیت کے ساتھ شرکت کرتے تھے۔ شبِ قدر میں عید الفطر سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔

شبِ جمعۃ المبارک

جمعرات کے دن بعدِ دوپہر طالبین کی گھما گھمی رہتی تھی لوگ جوق در جوق آتے تھے اور فیض یاب ہوتے تھے لنگر میں اہتمام طعام خصوصی طور رہتا تھا۔ بے شمار گرسنہ گان اور مفلس حضرات شکم سیر ہوتے تھے۔ یوں تو ہر روز یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ درگاہِ عالیہ میں رات بھر محفل ذکر واذکار کا اہتمام رہتا تھا اور حجرۂ شریف کے صدر دروازہ پر قیام کرتے تھے۔

وعظ و نصیحت

آپ دن بھر لوگوں خاص کر طالبین کو قرآن وحدیث اور سیرت اولیاء کرام سے واقف کرتے تھے۔ بہترین نصائح سے نوازتے تھے۔ اقوال زرّیں، داستان سلف صالحین، بہترین تجربات زندگی، رموز واسرار سے مجلس کو مزین فرماتے تھے۔ آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے لیکن بڑے بڑے علماء اور فضلاء آپ کا کلام سُن کر دنگ رہتے تھے۔ جناب مولانا سید علی شاہ صاحب بخاری مرحوم امام خطیب جامع مسجد جب ایک روز آپ کی ملاقات کو آئے تو آپ نے سورۂ والتین کی تفسیر کے متعلق پوچھا حق تو یہ

ہے کہ مولانائے موصوف لاجواب ہوئے۔ پھر آپ نے جو تفسیر بیان فرمائی اُس تفسیر کی اب جید علماء کرام تائید کرتے ہیں کہ یہ تفسیر قدیم مفسّرین سے منقول ہے۔

چونکہ سرینگر سے بہت کم لوگ ذرائع کی کمی سے رجوع کرتے تھے پھر بھی جناب سید احمد سعید صاحب قادری (آئی اے ایس آفیسر) جناب الحاج محمد عبداللہ صاحب مرحوم (والدِ نسبتی غلام نبی آزاد سابق وزیر اعلیٰ) وغیرہ شخصیات آپ کی خدمت میں بغرض ملاقات واکتساب فیض حاضر ہوئے۔ جناب دیو صاحب مرحوم نے وصال سے قبل آپ کے مزار پر حاضری دی اور تعمیر تجدید کے لئے ہدیہ بھی پیش کیا۔

سید احمد سعید قادری (مشہور آئی ایس آفیسر) جب آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے جسم مبارک کو ذرا بھی جُنبش نہیں دی۔ اور کوئی دباؤ محسوس نہیں کیا نتیجہ ظاہر وہ خود دوزانو سے بیٹھ گئے آداب بجالائے۔ بعد میں آپ ان پر مہربان ہوگئے اور ان کی تربیت فرمائی۔

بعض کشف و کرامات

(۱) پیر احمد اللہ صاحب مخدومی نقیب درگاہِ عالیہ سلطانیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد محترم پیر عبدالعزیز صاحب بابا مخدومی کے ساتھ آپ کی ملاقات کو گیا۔ میں بھوکا تھا میں نے والد محترم سے کہا کہ اگر وہ فقیر ہے تو پہلے میری تواضع کریں۔ بہر کیف ہم

آستان شریف میں داخل ہوگئے۔ ابھی وہی باہر ہم تھے کہ اُدھر کوئی صاحب آپ کی خدمت میں وازہ وان بغرض ہدیہ حاضر ہوا ہم سن رہے تھے کہ آپ نے آواز دی کہ آستان شریف ایک نوجوان بھوکا ہے اس کے سامنے پیش کیا جائے۔ میں بہت شرمندہ ہوا۔ بعد میں اپنے والد صاحب کے ساتھ شرفِ ملاقات مشرف ہوا۔

(۲) شب جمعہ کے لئے لنگر میں آپ خاص ضیافت کا اہتمام کرتے تھے پھر بھی ایک اندازہ کے مطابق۔ لیکن جتنے بھی لوگ آتے تھے اگر سینکڑوں بھی وارد ہوتے، تو سب شکم سیر ہوتے تھے۔ اس میں خاص برکت ہوتی تھی اور یہ آپ کی کرامت تھی کہ کبھی کوئی فاقہ نہ رہا۔ جتنا پکایا جاتا وہ سب کے لئے کافی ہوتا تھا۔

(۳) ایک دفعہ شبِ جمعہ میں ایک کھتری (غیر مسلم) وارد درگاہ ہوا واللہ اعلم اُس نے اتہ پتہ کہاں سُنا تھا۔ بہر حال چاندی کے روبیات ۱۱ سکے چاندی کے پلیٹ پر پیش کئے اسکو فوج میں کوئی مقدمہ تھا آپ نے دعا فرمائی چند روز کے بعد اس نے مقدمہ جیت لیا۔ اس نے بعد میں درگاہ شریف اور خانقاہ شریف کی ٹین پوشی کی۔ حضرت نے بقیہ ہدیہ بھی اسی کام میں صرف کیا۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کے دُعاؤں میں شرف قبولیت کا اثر مضمر کیا تھا۔ اسکے باوجود آپ جڑی بوٹیوں اور صبر مدینہ سے علاج فرماتے تھے کتمانِ حال اور اخفائے

حال کے پیشِ نظر اکثر حکمت سے علاج کرتے تھے حالانکہ رعایت شرع کے لحاظ سے ایک بہانہ رہتا تھا ورنہ آپ کے پاس جو بھی آتا تھا وہ شفایاب ہوتا تھا۔ بیماروں کی کثرت آتی تھی اور وہ سب شفایاب ہوتے تھے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر تھے۔

اولادُنا اکبادُنا

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند سعید محمد سلطان ڈار عطا کیا تھا۔ آپ اُن کے ساتھ شفقت فرماتے تھے وہ بھی شریف النفس، پابندِ صوم وصلوٰۃ تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت کرے۔

مسندِ دوم

زیارت گاہ کے متصل آپ نے دریا کے بیچ میں ایک صُفہ تعمیر کیا تھا بسا اوقات آپ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور محوِ ریاضت وعبادت رہتے تھے یہ صفہ اب بھی محفوظ ہے۔ اور دریا کے اِرد گرد شجرات و اثمار کی بہتات تھی۔ اور صفہ مبارک کے ماحول میں آب جاری رہتا ہے۔ یہ طریقہ خفری مشرب کے خصائص میں سے ہے۔ اِس مقام پر میں نے آپ کی وساطت سے ایک دن ایک خاص واقعہ مشاہدہ کیا جب دریا کا پانی سُرخ ہوگیا تو آپ نے مجھے جلد آواز دی اور ہاتھ پکڑ واپس ساحل پر لایا۔

قدیم مقبرہ

اپنی نشست گاہ آپ کے درگاہ شریف کے قرب وجوار میں اُس مقام پر تعمیر کی جہاں نزدیک ہی ایک بزرگ جو اسی گاؤں کے تھے یعنی جناب پیر محمد مقبول شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس وقت محوِ استراحت ہے۔ موصوف نے حضرت سے قبل اس مسندِ ارشاد کو آباد کیا تھا رشد وہدایت کا جھنڈا گاڑا تھا آپ کے ذریات آج بھی اس گاؤں میں آباد ہے۔

سماع

آپ گاہے گاہے سماع بھی سُنتے تھے لیکن خاص اہتمام کے ساتھ نہیں۔ بلکہ قوالوں کو بہت دور رکھتے تھے۔ پھر بھی ان کو تحفہ وتحائف سے نوازتے تھے۔

مقامات مقدسہ کی زیارت

بیروہ میں آپ اکثر پوشکر جاتے تھے جہاں حضرت شیخ بابا لطیف الدینؒ ریشی (خلیفہ سوم جناب حضرت شیخ العالم شیخ نورالدین صاحبؒ ریشی علمدار کشمیر) کا مزار اقدس ہے۔

خاکسار آپ کی معیت میں چرار شریف، آثارِ شریف حضرت بل، روپہ ون، پُشکر (بیروہ) کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ چرار شریف میں آپ نے مکمل تین دن قیام فرمایا۔

زمانہ شباب میں آپ نے تمام درگاہوں میں حاضری دی تھی۔ جن میں زیارت گاہ حضرت سلطان العارفینؒ، حضرت بابا پیام الدین ریشیؒ، حضرت بابا حنیف الدین ریشیؒ (ٹھسن) وغیرہ درگاہیں شامل ہیں ایک دفعہ آثارِ شریف حضرت بل میں حاضری دی۔ وہاں آپ نے ایک غیر معروف فقیر (غیر ملکی) کے ساتھ ملاقات کی اور رازہائے سربستہ سے ہم کو آگاہ کر دیا۔

اُضحیہ

آپ سال بھر ایک بھیڑ کی پرورش کرتے تھے قربانی کی فضیلت بیان کرتے تھے اور اسکے باطنی فوائد سے آگاہ فرماتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے روز اسکو ذبح فرماتے تھے اور اس طرح قربانی کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

علّامہ اقبالؒ کا ذکر خیر

سرینگر قمرواری کے مضافات علاقہ برتھنہ سے ایک پیرزادہ صاحب (نام یاد نہیں ہے) تشریف لائے آپ نے اسکو نورنامہ پڑھنے کی تلقین کی آپ نے اسکی میٹھی لحن سے نورنامہ کے اشعار سماعت کئے اور خوش ہوئے لیکن پیرزادہ صاحب نے علّامہ اقبالؒ کا کلام پڑھنا شروع کیا آپ بہت حیران ہوئے آپ نے اُس وقت تک علّامہ اقبالؒ کا نام بھی نہیں سنا تھا۔

لیکن جس کام کے لئے وہ آیا تھا وہ مسئلہ حل نہیں ہوا میں نے آپ سے استفسار کیا کہ حضرت اس کا مسئلہ حل کیوں نہیں ہوا۔ آپ نے جواباً فرمایا اگر مسئلہ حل ہوتا یہ شخص پھر نہیں آئے گا لہٰذا میں نے اسکے کام میں تغافل سے کام لیا تاکہ یہ بار بار آتا رہے اور علّامہ اقبال کا کلام سناتا رہے۔ وہ خود دانا تھا اُس نے کلیاتِ اقبال کا نسخہ ساتھ لایا اور علّامہ اقبال کا تمام کلام آپ کو سنایا۔ آخر میں آپ نے شب جمعۃ المبارک کو پوری رات علّامہ اقبال کا کلام سماعت کیا۔ اور شب سنیچروار میں آپ نے فرمایا کہ میں علّامہ اقبال کی تلاش میں ہوں۔

میں (سید سراج الدین قلندر) آپ کے پاؤں دبا رہا تھا آپ بار بار فرماتے تھے کہ میں علّامہ اقبالؒ کی تلاش میں ہوں وہ زمین پر کہیں نظر نہیں آتا اور میں نے اسکو آسمان پر ڈھونڈا۔ بالآخر ایک بزرگ نے آپ کو اسی عالم مطلع کیا کہ وہ مدینہ منورہ میں ہے۔ فرمایا میں نے تعاقب کیا بالآخر علّامہ اقبال کو مدینہ شریف ہی پایا وہ مثل پروانہ وہاں موجود ہے اور روضہ مطہرہ کے طواف میں مست و مدہوش ہے۔

بعد میں خاکسار (سید سراج الدین قلندر) نے تقریباً چالیس سال کے بعد سفر حج کے دوران مدینہ شریف میں اس حقیقت کا بچشم خود مشاہدہ کیا۔

مقبول صاحب کرالہ واری کے ساتھ ملاقات

آپ نے مشہور شاعرِ روحانیت مقبول صاحب کرالہ واریؒ کے ساتھ ملاقات کی تھی۔ ان کے ساتھ دلچسپ ملاقات و مکالمہ کو اس مختصر رسالہ میں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

دستِ غیب

آپ کو دستِ غیب کی مہربانی بھی مرحمت تھی۔ ایک دفعہ میں نے آپ کا قمیض و پاجامہ دھو ڈالا۔ میں نے بعد میں اسکو دھوپ میں سکھلایا۔ آپ نے بعدِ غسل اسے زیبِ تن کیا۔ جیب بالکل خالی تھے۔ تعمیر آستانہ کا کام جاری تھا نجار آیا اور تقاضا کیا آپ نے اسے کہا کہ اس وقت کوئی پیسہ میرے پاس نہیں ہے۔ لیکن اُس نے سُنی اَن سُنی کردی۔ آپ نے جیب میں ہاتھ ڈالا وہاں سے صاف وشفاف کاغذ کا نیا دس روپیہ برآمد ہوا۔ نجار کو آواز دی لے لو یہ پیسہ ہے ہم سب حُضارِ مجلس (خاص کر میری ذات) حیران ہوئے۔

ایّام محرم الحرام

ماہ محرم الحرام شروع ہوتے ہی آپ رنج وغم میں ڈوب جاتے تھے بیقراری میں اضافہ ہوتا تھا یومِ عاشورا تک رشد وہدایت، مسائل سائلین وغیرہ تک کوئی التفات نہیں

کرتے تھے۔ اِن ایام میں آپ پُر ملال رہتے تھے۔ یوم عاشورا یومِ شہادت حضرت امامِ عالی مقام علیہ السلام وشہداءِ کربلا کی یاد میں تقریب خصوصی وصدقات وخیرات کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔

لباس اور خوراک

لباس آپ معمولی پہنتے تھے اور فقیرانہ طبیعت اِس معاملہ میں حاوی رہا۔ خوراک میں صبح کے وقت چائے کی ایک پیالی، دوپہر کے بعد ایک پیالی گاہے کوئی میوہ اور بعدِ عشاء تناول ماحضر کے چند لُقمے نوش کرتے تھے یعنی بمصداق۔

کم خور دکم خواب وکم گفتار باش
گرد خود گردندہ چوں پرکار باش

حدیث وصال

جب آپ کی عمر شریف ایک سو چھبیس (۱۲۶) ہوئی تو آپ نے لنگر کا ساماں اُن لوگوں میں واپس تقسیم کردیا جنہوں نے وہ تحفۃً پیش کیا تھا نشستِ گاہ خویش میں جو ساماں تھا وہ بھی طالبین میں تقسیم کردیا۔ مثلاً کُلاک، قرآن شریف، (قلمی) گیس کمبل وغیرہ آپ کو اندازہ ہوا کہ اب ۵ یا ۶ ایام باقی ہے نشست گاہ خویش کو برباد کرڈالا۔ اور فرمایا کہ اب کوئی اس سجادہ کے قابل نہیں ہے۔ ایام آخرین کے متعلق آپ کا کشف

اجتہادی غلطی کا ثمرہ تھا ورنہ آپ چھ مہینہ برابر بعد میں بقیدِ حیاتِ ظاہری رہے۔

وفات حسرت آیات سے قبل چند روز بیمار ہو کے بالآخر آپ نے ۱۸ ذی قعدۃ الحرام ۱۳۸۳ھ کو انتقال فرمایا۔ اِنا للهِ واِنا اليه راجعون!

آپ کی نمازِ جنازہ آستان شریف کے صحن میں ادا کی گئی اور آپ کو آستان شریف کے صحن میں آستان شریف کی حویلی کے قریب دفن کیا گیا۔ لیکن آپ پیر غلام محمد، بدرن خاکسار سید سراج الدین قلندر اور بیروہ کے ایک عالمِ دین اور غلام رسول مقدم کو خواب میں بارہا جلوہ گر ہوئے کہ مجھے اس جگہ سے آستان شریف کے حدود میں دوسرے مقام پر دفن کیا جائے۔ دراصل آپ اس مقام اپنا مدفن چاہتے تھے جہاں آپ کی حیثیت دربان کی ہوتی۔

بالآخر چالیس روز کے بعد علماء کرام سے مشورہ کر کے رات کے وقت بعدِ عشاء قبر شریف کھول دی گئی۔ نعش مبارک پر زمین کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا بلکہ نعش مبارک تر و تازہ تھی اور کفن بھی بالکل صاف وشفاف تھا آپ کو تابوت مبارک میں رکھ کر نمازہ جنازہ ادا کیا گیا۔ چونکہ خاکسار اوّلین نمازِ جنازہ میں شریک نہیں ہوا تھا اور نہ تدفینِ اوّل میں لہٰذا اِس بہانہ سے سعادتِ نماز جنازہ اور عملِ تدفین نصیب ہوئی

رحمت حق بہانہ مے جوید

پیر غلام محمد صاحبؒ بدرن نے نمازِ جنازہ کی امامت کی۔ اور آپ کو آستان شریف کے صحن میں بطرفِ شمال مین گیٹ کے قریب دفن کیا گیا۔ دلوں میں پھر بھی خوف تھا کہ کہیں یہ جگہ بھی آپ خدانخواستہ پسند نہ کریں لیکن بالآخر آپ نے اس جگہ کو بعدِ انتقال پسند فرمایا اور قیامت تک اب اس جگہ محوِ استراحت ہیں

بعد از وفات تربت ما در زمین مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزارِ ما

ضمیمہ جات

(۱) کولگام جہاں حضرت سید السادات سید حسین سمنانیؒ آرام فرما ہیں وہاں کے دستاویزات اور قلمی تاریخ میں درج ہے کہ حضرت سیّد سمنانیؒ نے مانچھو تحصیل بڈگام میں قیام کیا ہے مانچھو اسی علاقہ کا نام ہے۔

(۲) غار شریف میں فقیر غلام قادر صاحب رونگہ (مرید حضرت مرشد نامدار جناب حضرت شیخ احمد تارہ بلیؒ) دفن ہے تدفین کی صورت یہ ہوگئی کہ وہ زبردست قلندر تھے غار شریف میں داخل ہو کے واپس نہیں نکلے۔ آپ رونگہ خاندان زینہ کدل کے مورثِ اعلیٰ ہیں اس لئے آپ کو قادر صاحب زینہ کدل بھی کہتے تھے۔ اور مقامی روایت کے مطابق غارِ شریف اور چند حضرات بھی دفن ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہٗ اللہ

(۳) فقیر ملت کے روضۂ شریف کی تعمیر تجدید۔

خاکسار نے آپ کے باطنی اشارہ پر ۱۴۲۶ھ میں تعمیرِ مسجد شریف درگاہ حضرت سید السادات سید حسین سمنانی کا کام در دست لیا ۲۲ ماہ جمید الاوّل ۱۴۲۶ھ میں مطابق ۳۰ جون ۲۰۰۵ء میں اسکا سنگِ بنیاد نصب کیا گیا۔ جلد ہی اس کے بعد ۱۴۲۶ھ میں آستانِ شریف نذر آتش کیا گیا ۲۲ ماہ ربیع الاوّل ۱۴۲۷ بعد نماز جمعۃ المبارک آستان عالیہ کا سنگ بنیاد نصب کیا گیا ساتھ ہی آپ کے قائم کردہ خانقاہِ شریف کی تعمیر تجدید کی گئی بعد میں آپ کی نشست گاہ ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ میں ازسر نو تعمیر کیا گیا۔ اس ضمن میں آپ کے مزارِ مقدس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا اور اس پر منظوم لوح نصب کیا گیا۔ اور آہنی دیوار کھڑا کی گئی۔ تعمیرات کا یہ سلسلہ ابھی جاری و ساری ہے۔

(نوٹ) آستان عالیہ، مسجدِ جامع، نشست گاہ جناب فقیر ملت پر وغیرھم مقامات کا سنگِ بنیاد جناب مولانا شوکت حسین کینگ (رکن انجمن تبلیغ الاسلام سرینگر) نے نصب کیا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

معیّت مرشد

مختصر آپ بیتی (الحاج سید سراج الدین قلندر نقشبندی)

خاکسار سید سراج الدین قلندر نقشبندی عفی عنہ کا نسبی تعلق خاندان حضرت فخر العارفین میر سید شاہ محمد صادق قلندر نقشبندیؒ (جن کی زیارت گاہ لارگاندربل کشمیر میں ہے) کے ساتھ ہے۔ خاندان کا شجرۂ نسب انشاءاللہ العزیز تذکرۂ حضرت شاہ صادق صاحب قلندر علیہ الرحمہ میں درج ہوگا۔

خاکسار کے والد بزرگوار کا نام میر سید سعد الدین قلندر نقشبندی ہے اور دادا محترم کا نام میر سید بہاؤ الدین قلندر ہے۔ ماہ مئی ۱۹۳۸ء میں ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی پائی۔ قرآن شریف ناظرہ جناب محترم احسن شاہ صاحب وفائی مرحوم سے پڑھا۔ والد بزرگوار محکمہ مال میں ملازم تھے جو بعد میں وہاں ذاتیات کی بنیاد پر معطل کئے گئے تھے۔ اگرچہ آباؤ اجداد خاصی ملکیت از قسم مکانات و ارضیات کے مالک تھے لیکن مرور زمانہ نے غربت و افلاس کا سایہ دراز کیا تھا۔ عمِ محترمان میں، میر سید، بدرالدین قلندر، سید غلام رسول قلندر اور پیر سید احمد شاہ صاحب قلندر تھے۔ میں والد بزرگوار کا اکلوتا بیٹا تھا۔ میری والدہ میر سید عبدالعلی کاملی پاندانی کی دختر تھی انہوں نے

میرے بچپن میں انتقال کیا اور وہ حضرت میر مہدیؒ کے آستان عالیہ واقع پاندان میں
دفن ہے۔ ۱۹۴۴ء میں جب میری عمر ۶ سال تھی۔ والد محترم میر سعد الدین صاحب
نے انتقال فرمایا۔

اسکے ساتھ ہی میری زندگی کی داستانِ مصیبت نے اپنا باب کھولا۔ ۱۹۴۹ء
جنوری میں جب میں ایک مہلک مرض میں مبتلا تھا زینہ کوٹ سرینگر سے مرشدِ کامل
حضرت فقیر ملّت فقیر محمد رمضان ڈار صاحبؒ کی خدمت میں وارد ہوا۔ میں نے
حالت بیماری میں آپ کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور آپ میرا علاج فرما رہے ہیں۔
چنانچہ جب میں اولین ملاقات کے وقت بوقتِ عصر آپ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا۔
وہ مجلس کھچا کھچ بھری تھی۔ آپ نے میری آمد سے قبل ہی طعام کا انتظام کیا تھا مجلس میں
چائے کا دور دورہ تھا لیکن آپ نے مجھے چائے پینے سے منع کیا اور دعوت طعام دی۔ اور
میں نے تین دن آپ کے ساتھ گذارے لیکن اس حالت میں کہ خاص کوئی گفتگو نہیں
ہوئی۔ بعد میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۶ء تک تقریباً ۷ سال میں آپ کی خدمت میں رہا۔
شب و روز آپ کے ساتھ گذارے۔ سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ شہر آتا تھا وہ بھی آپ
کی خاطر کہ آپ حکمت بھی انجام دیتے تھے ادویات خریدنے کے لئے۔
۱۹۶۵ء میں آپ نے اب مجھ پر زور دینا شروع کیا کہ آپ واپس گھر لوٹیں۔ میں

اس پر راضی نہیں ہوتا تھا۔ مسلسل تین مہینہ آپ مجھ پر دباؤ ڈالتے رہے۔ آخر میں نے
پریشان ہوکر آپ سے کہا کہ میرا کوئی ذریعہ نہیں ہے جس کی بدولت شہر میں زندگی بسر
کروں آپ نے فرمایا کہ وہ تو میرا کام ہے۔ البتہ آپ یعنی میں حضرت سلطان
العارفین شیخ حمزہ مخدومؒ کی درگاہ عالی میں حاضری دیں۔ چنانچہ میں نے تین شب درگاہ
میں گذارے۔ اب میں نے مزید آپ سے فرمایا کہ میں ذریعۂ معاش کے لئے کیا
کروں تو آپ نے جواباً فرمایا میں گارنٹی دیتا ہوں کہ جو کوئی دوسرا ایک مہینہ کام انجام
دے گا آپ وہ ایک دن میں سرانجام دیں گے۔ اسکے ساتھ ہی میں نے، ملازمت
مزدوری، کاروبار شروع کیا اور بفضل اللہ تعالیٰ میں کامیاب ہوا۔ اور زندگی کا دوسرا دور
شروع ہوا۔ اسکے بعد میں ۱۹۶۴ء تک برابر آپ کی خدمت میں آتا رہتا تھا اور میری
برابر میری باطنی تربیت کرتے رہے اور میں مہینہ میں دو دفعہ کم سے کم آپ کی خدمت
میں آتا تھا۔ آپ حالات کا مشاہدہ کرتے تھے۔ یہاں تک میری زندگی کا تیسرا
دور شروع ہوا یعنی ازدواجی زندگی شروع ہوگئی۔ ابھی فرزند ارجمند سید شکیل احمد صاب
قلندر اور دختر نیک اختر کی ولادت ہوئی تھی کہ آپ نے انتقال فرمایا۔ اِس مقام پر اب
اِس مرشدِ ثانی کے مختصر حالاتِ طیّبات سپردِ قلم کئے جاتے ہیں۔ (نوٹ) آپ نے قبل
از وقت فرزندِ دوم میر سید امتیاز احمد قلندر اور فرزندِ سوم سید سجاد قلندر کی ولادت

باسعادت کی خوشخبری دی۔

آپ کی وفات حسرت آیات کے دس سال بعد میں جناب حضرت میر سید محمد سعید صاحب بخاریؒ (دریش کدل صفا کدل) کی خدمت میں پہنچا۔ جس کی آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ چالیس سال کی عمر میں آپ کو دوسرا مرشد نصیب ہوگا جناب سعید صاحب میرے مرشدِ صحبت میسر ہوئے۔ اوران سے میں نے تکمیل کی۔

مختصر حالاتِ پیرِ طریقت

جناب حضرت سید محمد سعید صاحب بخاری علیہ الرحمہ

حضرت پیرِ طریقت واقفِ رموزِ حقیقت جناب فقیر سیّد محمد سعید صاحب بخاریؒ از احفادِ حضرت امامُ الاولیاء سیّد العرفاء مخدومِ جہانیاں جہاں گشت و جہانگیر قطب الاقطاب میر سید جلال الدین بخاری حسنی و حسینیؒ تھے۔ چنانچہ آپ کا شجرۂ نسب حضرت مخدومُ الاولیاء سید جلال الدین بخاریؒ پر یوں منتھی ہوتا ہے۔

حضرت سید محمد سعید ابن سید میر حسن شاہ صاحب ابن سیّد پیر شاہ صاحب ابن حضرت سید بزرگ شاہ صاحب بخاری الجلالی (مدفون دراحاطۂ مسجدِ جامع لدّاخ) ابن سید میر عبدالقدیر ابن سید رحمت اللہ ابن سید یعقوب ابن سید حبیب اللہؒ ابن سید حسین (آستان شریف درمحلہ ٹینگی پورہ سرینگر) ابن حضرت سید عبدالعزیز بخاری جلالی

سید موسیٰ ابن سید تاج الدین ابن حضرت قدرۃ الواصلین زبدۃ العارفین سید علاء الدین بخاری (مدفون درمزارِ سلاطن) بڈشاہ صاحبؒ ابن حضرت قطب العارفین امام الاولیاء سید الاتقیاء سند الاصفیا سید جلال الدین بخاری (آستان شریف دراوچہ شریف ملتان) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

پیر طریقت سعید صاحب کی ولادت باسعادت ۲۴ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم عربی و فارسی اور قرآن ناظرہ وغیرہ اپنے گھر میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ مختلف سرکاری محکموں میں ملازمت اختیار کی آخر سپرنٹنڈنٹ ایمپلائٹ ایکسچینج کے عہدہ پر فائز ہوکر ۱۹۷۲ء میں ریٹائر ہوگئے۔

راہ سلوک

حضرت نے خاندانی ماحول کے تناظر میں بچپن میں ہی راہ سلوک پر قدم رکھا۔ اِس شاہراہ دقیق پر سفرِ معرفت کو مطابق قواعد واصول طے کرکے آخر مرجع خلائق بن گئے۔

مردانِ طریقت

آپ نے عارف باللہ جناب حضرت فقیر عبدالکبیر لون صاحب ساکن ڈل پورہ کاوڑارہ کا دامن پکڑا اور اُن سے اکتساب فیض کیا۔ ساتھ ہی ان کے خلیفۂ خاص عارف ربّانی جناب سکندر خان صاحب بہی باغ سید منصور صاحب ذال ڈگر سرینگر سے مستفیض ہوئے۔ خاکسار سید سراج الدین قلندر نے بھی آپ یعنی فقیر لون صاحب

کی زیارت کی مگر۔ خضر از آبِ حیوان تشنہ بے آرد سکندر را

کاملانِ دیگر

جناب نے جن دیگر حضرات سے فیض حاصل کیا اور بہرہ ور ہو گئے اُن میں جناب حضرت غلام سرور ساکن لاہور پاکستان حضرت شاہ ولی محمد صاحب، ساکن افغانستان، جناب حضرت فقیر حکیم غلام مصطفٰے پاکستان (موصوف کی مبارک عمر سو سے متجاوز تھی) کے علاوہ حضرت قبلہ سید السادات پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی علی پوری ثُم سیالکوٹیؒ قابلِ ذکر ہیں۔

مجازِ سلاسل

آپ جن سلاسل میں مجاز تھے اُن میں سلسلہ عالیہ قادریہ، کبرویہ، چشتیہ، نقشبندیہ، قلندریہ وسہروردیہ قابل ذکر ہیں۔

خطِ ارشاد

آپ نے خطِ ارشاد حضرت عارف باللہ عبدالرحمٰن صاحبؒ نوگام، شانگس کشمیر سے حاصل کیا۔ اور اُن سے بہرہ ور ہوئے۔ اگر چہ بعد میں اختلاف امتی رحمۃٌ کا بھی ظہور ہوا مگر آخری دم تک ان کے مداح رہے۔ اور تادمِ زیست تحریراً وتقریراً ان کی ستائش فرماتے تھے اختلاف بر بناء واردات روحانی وفرق منازل تھا اور حق تو یہ ہے

حضرت عارف باللہ واقف اسرارِ الٰہی جناب فقیر خواجہ غلام رسول بٹ صاحب کا مختصر تذکرہ

حضرت سید محمد سعید صاحب بخاریؒ نے بنیادی طور حضرت فقیر عبدلکبیر لون کے بعد جس برگزیدہ ہستی یعنی شہباز لاہوتی کا دامن پکڑ کر تکمیل علم معرفت کیا وہ حضرت عارف باللہ واقف اسرارِ الٰہی جناب فقیر خواجہ غلام رسول صاحب بٹؒ ساکن میدان پورہ کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔ حضرت سعید صاحب جب آپ کا ذکر کرتے تھے اور محو ومدہوش ہوتے تھے آپ کے کمالاتِ باطنی کا بار بار تذکرہ کرتے تھے جناب فقیر ملّت محمد رمضان ڈار صاحب نے خاکسار (سید سراج الدین قلندر) کو بھی ایک دفعہ آپ کے رُتبہ سے آگاہ کیا حالانکہ انہوں نے بظاہر اُن سے ملاقات نہیں کی تھی۔ جب خاکسار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فقیر ملّت کے حوالہ سے دوبارہ آنے سے منع فرمایا اور برملا فرمایا کہ میرے پاس آپ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

حضرت فقیر بٹ صاحب بظاہر اُمّی تھے لیکن حضرت مولٰینا پیر عبدالکبیر صاحب (شارح چہل اسرار) نے شرح چہل اسرار میں آپ کا بسیط تذکرہ فرمایا کیونکہ

ترجمہ میں انہوں نے مولینا کی رہبری کی تھی۔

ضمناً اِس بات کا اعادہ ضروری ہے کہ حضرت سعید صاحب بخاری نے ۱۳۵۹ھ میں بمعیّت جناب سکندر صاحب، عارف باللہ جناب فقیر عبدالکبیر لون ملاقات اوّل کی تھی۔ چند روز ان کی خدمت میں رہ کر رویائے عظیمہ سے سرفراز ہوئے۔ حضرت فقیر عبدالکبیر صاحب نے ہی آپ کو بٹ صاحب کی جانب باطنی طور ترغیب دی تھی۔

جناب فقیر شیخ احسن صاحب اونتہ بھون

حضرت سید محمد سعید صاحب بخاری نے حضرت فقیر شیخ احسن صاحب اونتہ بھون سے بھی استفادہ فرمایا تھا۔ میر غلام رسول صاحب نازکی مرحوم بھی ان کے محبّین میں سے تھے نازکی صاحب نے اُن کا مادۂ تاریخ قلمبند کیا ہے ''شیخ احسن باھوالقادر نشست''

باطنی تربیت

اِن حضرات ذوی الاحترام والمراتب کے علاوہ باطنی تربیت یعنی اویسی طریقہ پر آپ کی تربیت خود حضرت شیخ الاسلام والمسلمین شیخ اکمل الدین مرزا محمد کامل بیگ خان بدخشیؒ نے فرمائی۔ جس کی مکمل رُوداد آپ نے ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ میں قلمبند کی ہے۔ لیکن وہ بیاض سربہ مُہر ہے۔ اور ۱۲۹ صفحات پر مشتمل آپ کی خودنوشت سوانح

حیات ہے۔

گلدستۂ معرفت

حضرت فقیر سید میرک شاہ صاحب کاشانیؒ نے آپ کو بوقتِ ملاقات ایک خاص گلدستۂ معرفت (مختلف رنگوں پر مشتمل) جس میں قلبِ گلاب پر آپ کا اسم گرامی تحریر فرمایا عنایت فرمایا۔ آپ کے مخصوص دستاویزات میں یہ گلدستہ محفوظ ہے۔

سلسلۂ رشدوھدایت

آپ نے سلسلۂ رشد وہدایت ساری عمر جاری رکھا۔ جن خوش قسمت حضرات نے آپ سے اکتسابِ انوارِ الٰہی کیا اُن میں مندرجہ ذیل حضرات سرفہرست ہیں:

محترم المقام جناب الحاج میر نذیر احمد صاحب کاملی (سجادہ نشین بقاعِ اکملیہؒ) تمام طالبین میں اس صاحب نے زیادہ اکتسابِ فیض کیا۔

خاکسار جناب سید سراج الدین قلندر نقشبندی (سجادہ نشین درگاہِ صادقیہؒ)

جناب محترم فقیر غلام احمد صاحب میر

جناب مکرّم مفتی عبدالغنی صاحب

جناب سید نذیر احمد صاحب بخاری

جناب فقیر حاجی محمد سلطان صاحب

جناب الحاج خواجہ غلام نبی صاحب ڈار

جناب پیر رفیع احمد بدری صاحب (سجادہ نشین خانقاہِ نقشبندیہ وانٹہ پورہ سرینگر)

جناب محترم الحاج شیخ غلام رسول صاحب (سابق چیف سکریٹری)

جناب محترم خواجہ حبیب اللہ صاحب ملک (ٹنگمرگ)

جناب خواجہ عبدالرشید صاحب پنڈت

جناب عبدالقیوم خان صاحب

جناب خواجہ غلام محمد ڈار صاحب

جناب فقیر گل محمد وانی صاحب

جناب خواجہ محمد شفیع صاحب بیگ

جناب غلام محمد ذیلدار صاحب

جناب خواجہ غلام قادر نجار صاحب

جناب خواجہ علی محمد گلکار صاحب

جناب خواجہ غلام احمد خان صاحب فتح کدل

جناب خواجہ عبدالاحد بٹ فرزند فقیر غلام رسول بٹ صاحب

جناب غلام حسن میر صاحب

جناب غلام قادر تیلہ دوز

جناب محترم عبدالرحمٰن صاحب تمباکو فروش

سماع

حضرت کو ذکر واذکار کے بعد جس چیز کے ساتھ خاص شغف تھا وہ شغلِ سماع تھا۔ اللہ تعالیٰ قبولیت بھی فرمائی چنانچہ آپ نے ۶ ماہ رجب المرجب عرسِ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کو انتقال فرمایا۔ اور نسبتِ خاص سے سرفراز ہوئے اِنّما الاعمالُ بالخواتیم۔

خاکسار کی تربیتِ مزید

فقیر ملت فقیر رمضان ڈار صاحب نے مجھے خبر دی تھی جب آپ کی عمر ۴۰ برس ہوگی تو آپ کو دوسرے مرشد کے ساتھ مرافقت نصیب ہوگی۔ خاکسار نے ۶ مہینہ استخارہ فرمایا بالآخر آپ کی خدمت میں بحیثیت طالب حاضری دی آپ نے دیکھتے ہی تبسم فرمایا اور کہا کہ ۶ مہینہ آپ نے ضائع کئے ہیں یہ سُن کر حیران ہوا اور آپ کو مرشدِ ثانی تسلیم کیا اور تکمیل کی۔ فقیر ملت نے جو کچھ عنایت فرمایا تھا اُس پر مُہر تصدیق ثبت کی اور ان کے مراتبِ عالیہ کی توثیق کی۔ اور ان کے کمالات کے معترف ہوئے۔

بیاضِ مخفی

بعد میں آپ نے مستقل تربیت فرمائی اور ذکر واذکار کی بیاضِ مخفی مرحمت کی۔ جو

اب بھی میرے پاس موجود ہے۔

مطالعہ

ذکر واذکار اور سماع کے بعد جس چیز میں آپ محو مصروف رہتے تھے وہ مطالعۂ کُتبِ تصوف تھا مطالعہ کی speed تیز تھی چنانچہ آپ دن میں پوری ضخیم کتاب پڑھتے تھے۔

حلیم الطبع و صاحب اخلاق بزرگ شخصیت

اِن تمام اوصاف کے باوجود اور بلند مراتب کے حامل ہونے کے باوجود حضرت سعید صاحب، حلیم الطبع، نرم دل، انسان دوست، صاحبِ اخلاق بزرگ شخصیت تھے۔ جن لوگوں نے ان کو زبردست نقصان پہنچایا اور پس پردہ دشمنی کے تیر چلائے۔ انہوں نے کبھی اُن کا رنج اپنے دل میں نہیں رکھا۔ بلکہ خلوت وجلوت میں ان کے ساتھ زیادہ شفقت برتی۔

زیارات پر حاضری

عالمِ شباب میں آپ نے ریاست کی تقریباً تمام درگاہوں پر اعراس کے مواقع پر اور اسکے بغیر بھی پابندی کے ساتھ حاضری دی۔ عالم پیری میں جب قویٰ قدرے مضمحل

ہوئے تھے۔ ہفتہ میں دوبار زیارت گاہ حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ کشمیریؒ پر حاضری دیتے تھے۔

جناب حضرت شیخ اکمل الدین مرزا محمد کامل صاحب خان بدخشیؒ، جنہوں نے حضرت کی باطنی تربیت کی تھی کی درگاہ پر ہمیشہ حاضری دیتے تھے خاص کر عرسِ مبارک کے موقعہ پر اس سلسلہ میں خاکسار (قلندر) ۲۸ ذی الحجہ الحرام کو بیادگار حضرت مرزاؒ آپ کی صدارت میں محفل سماع کا خصوصی اہتمام کرتا تھا۔ الحمدللہ ان کے بعد بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔

اضمحلال صحت

کثرتِ ذکر واذکار و ریاضت شاقہ و شب بیداری نے بالآخر آپ کو اضمحلال صحت سے دوچار کیا۔ مگر پھر بھی آپ نے اپنی صحت کا کبھی خاص خیال نہیں رکھا۔ کھانے پینے کے معاملہ میں زبردست محتاط تھے۔ وہ بات تو عالم شباب کی بھی ہے کہ ہمیشہ سے کم خور واقع ہوئے تھے۔

اسرار درویشی

آپ اسرار ورموزِ درویشی اور علمِ طریقت کے زبردست ماہر تھے۔ اور اس میدان کے شہسوار تھے لہٰذا کسی بڑے سے بڑے مدّعی یا شیخی بگھارنے والے کو درخورِ اعتنا نہیں

لاتے تھے۔

سانحۂ ارتحال

بالآخر حیات مستعار کے ۸۷ سال مکمل کر کے چند روز علیل رہ کر ۶ ماہ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۳ راگست ۲۰۰۴ء آپ نے وصال فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

رفتم وازرفتنِ من عالمے تاریک شد
من مگر شمعم چو رفتم بزم برہم ساختم

نمازِ جنازہ مرکزِ اسلام درگاہِ حضرت شاہ ہمدانؒ خانقاہ معلّیٰ (میں بعد نماز ظہر جب وہاں ہزاروں لوگوں کا اجتماع ماہانہ مجلس ششم اور عرسِ پاک جناب حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتیؒ کی مناسبت منعقد تھا) ادا کی گئی امامِ بقعہ عالیہ مرکز اسلام جناب الحاج پیر عزیز الدین ہمدانی مدظلہٗ نے امامت کی۔ اور بعدہٗ آپ کشمیر (سرینگر) کے مشہور قبرستان ملہ کھاہ کے متصل میر واعظِ خاندان کے مقبرہ کے قریب آبائی مقبرہ میں سپردخاک کئے گئے۔

وصال سے قبل آپ کے حکم پر آپ کے لئے سرداب تعمیر کیا گیا تھا اور یہ سرداب گذشتہ شاہانہ سرداب جات کا حامل ہے ورنہ یہاں کے دانشمند لوگ موسائی قبروں

(شق) کو سرداب کہتے ہیں) بعد میں اسی جگہ آپ کا آستانِ عالی تعمیر کیا گیا۔ تدفین کے بعد جب سرداب کا اندرونی دروازہ جو چند فرلانگ کی دوری پر ہے بند کیا گیا۔ مولانا شوکت حسین کینگ نے فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا۔ اور جمعۃ المبارک کے روز جب ہزاروں لوگوں کا اجتماع تھا اُس وقت بھی شوکت صاحب نے پیشوائی کی۔ بعد میں آپ کے کاشانہ دینوی مسندِ ارشاد (دریش کدل) پر جناب خواجہ نورالدین زھگیر صاحب مرحوم ومغفور کی صدارت میں ایک عظیم جلسۂ خراجِ عقیدت منعقد ہوا۔ جس میں جناب قبلہ میر نذیر احمد صاحب کاملی، مولانا شوکت حسین کینگ، جناب مولینا خورشید احمد قانون گو صاحب اور جناب مولانا غلام جیلانی (باغ مہتاب سرینگر) وغیرہ علماء کرام مختلف تنظیموں کے نمائندہ حضرات اور مریدین ومخلصین کی جانب آپ کو خراج عقیدت ادا کیا گیا اور آپ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی گئی۔

اولاد و احفاد و جانشین

آپ کی اہلیۂ محترمہ پابندِ صوم وصلوٰۃ پارسا نیک صفات کی حامل عِفت مآب بزرگ خاتون تھیں۔ اِس مادرِ محترمہ کا نسبی تعلق خاندانِ پتلو جس کے مورثِ اعلیٰ جناب حضرت خواجہ قائم الدین اکمل الدین پتلوؒ (سجادہ نشین دوّم بارگاہِ اکملیہؒ) خلیفۂ خاص جناب حضرت مرزا کامل صاحبؒ (وداماد دامادِ حضرت مرزا تھے) ہیں۔ آپ کے والد کا

نام خواجہ عبدالنبی پتلو تھا اس پارسا خاتون نے ۲۱ ماہ شوال المکرّم ۱۴۲۲ھ کو رحلت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن سے دو فرزندان گرامی قدر جناب سید خورشید احمد صاحب بخاری اور جناب سید ظفر احمد صاحب بخاری عطا کئے۔

آپ کے سانحۂ ارتحال کے بعد مریدین و مخلصین نے باتفاق رائے جناب سید ظفر احمد صاحب بخاری، کو آپ کا جانشین و سجادہ نشین مقرر کیا چنانچہ عوام و خواص نے آپ کی طرف رجوع کیا۔ آپ ریاست کے مشہور ولی کامل قلندرِ عصر حضرت شیخ سلطان کبروی المعروف سلطان صاحب بدسگام علیہ الرحمہ کے فیض یافتہ ہیں۔ جانشین مقرر ہونے کے بعد حضرت سعید صاحبؒ نے خود آپ کی تربیتِ باطنی (اویسی طریقہ پر) شروع کی۔

هنوز آن ابرِ رحمت درفشان است

مے و مے خانہ با مہر و نشان است

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولتِ استقامت اور شرفِ قبولیت سے مشرف کیا۔ بحمداللہ محبین و مخلصین کا دائرہ عقیدت وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ ذالک فضل اللہ ...... یوتیہِ مَنْ یشاءُ واللہُ ذو الفضلِ العَظیم۔

ضمیمہ ۱

قطعہ تاریخِ وصال حضرت فقیرِ ملّت محمد رمضان ڈار صاحب علیہ رحمہ

هشت دهم زماهِ ذی قعده — بود و رفت آن فقیرِ صاحب حال

کہ مسمّٰی بہ محمد رمضان بود — صاحبِ فقر و هم سراج کمال

درنشستگاهِ شاهِ سمنانیؒ — گشتہ آسودہ آن خجستہ خصال

از سرِ جاه بگفت هاتفِ غیب

"شیخِ ملّت" پئے سالِ وصال

۱۳۸۳ھ

(نتیجۂ فکر۔ مولنا شوکت حسین کینگ)

ضمیمہ ۲

(۱) قطعۂ تاریخِ ارتحالِ حضرت فقیر سیّد محمد سعید بخاری علیہ رحمہ

دوشنبہ روزِ رسولؐ و ششتمِ امیر ہمہ ہستی — بُد رجب و عرس خواجہ اجمیری چشتیؒ
ندا آمد بسالِ نقل آن مستِ الستی — "عاشقِ صافی سیدِ محمد سعیدِ جنتی"

۱۴۲۵ھ

(نتیجۂ فکر از جناب میر نذیر احمد صاحب کاملی مدّ ظلہٗ)

(۲) ایضاً از اثرِ خامہ مولنا شوکت حسین کینگ

وا دریغا از جہاں رفت مرشدِ عالی وقار — در فراقش ہر صغیر و ہر کبیر است اشکبار
شورِ محشر شد بپا چوں رفت از دُنیایِ دون — آں بخاری نِسبت وہم سید والاتبار
کان شہیرِ دودۂ سیّد جلال الدین حسینؒ — آں سعید الدین والملتہ فقیرِ روزگار
دبدبۂ سکندریش بُد بہ بزمِ عاشقان — محرم رازِ رُسل بداز رسولِ نامدار
زیرِ سایۂ حضرت سلطان عالم محوِ خواب — باد نازل بر مزارش رحمتِ پروردگار

شد غروب آن آفتاب قبل غروب آفتاب
حالِ والّیلِ اِذا یغشیٰ نمودہ آشکار

(۳) آپ کی اوّلین برسی پر شوکت صاحب کینگ نے تحریر کیا۔

ای سعیدِ از لی رفتی و از رفتنِ تو — مُسندِ رُشد و ہدایت گوشۂ خراب است اینجا
باز آ کہ باز آمد عُرسِ جناب خواجہؒ — نیز مجلسِ ششمِ پورِ شہابؒ است اینجا

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ و علماء شریعتہٖ و اولیاء طریقتہٖ اجمعین یا رب العالمین.

۲۵ ماہ شعبان المعظم دوشنبہ ۱۴۳۰

باتمام رسید

خانقاہ شریف تعمیر کردہ فقیر محمد رمضان ڈار صاحب مرحوم جو فنِ تعمیر کا تاریخی و ثقافتی نمونہ ہے۔

جامع مسجد دراحاطۂ آستان حضرت میر سید حسین سمنانی علیہ رحمہ

روضۂ مبارک و منوّر حضرت فقیر محمد رمضان ڈار صاحب مرحوم و مغفور

مژدۂ جانفزاء

انشاء اللہ العزیز حضرت سیدنا میر سیّد شاہ محمد صادق قلندر نقشبندی علیہ الرحمہ کے آئندہ عرسِ مبارک پر مندرجہ ذیل کتب نذرِ قارئین کرام کی جائیں گی۔

(۱)۔رسالہ خواصِ قرآنی (فارسی منظوم) مع ترجمہ اُردو

تصنیف حضرت شاہ صادق قلندر علیہ الرحمہ

(۲)۔کاروانِ باقی

یعنی مختصر سوانح حیات حضرت خواجہ محمد باقی باللہ دہلوی نقشبندیؒ، حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقیؒ حضرت خواجہ کلان نقشبندیؒ وحضرت خواجہ خوردؒ مع سوانح حیات حضرت شاہ محمد صادق قلندر نقشبندیؒ

(۳)۔مولود نامہ تصنیف حضرت خواجہ محمد طاہر نقشبندیؒ خلیفہ حضرت شاہ صاحب قلندرؒ (فارسی مع ترجمہ اُردو)

المعلن:۔

سیّد سراج الدین قلندر

سجادہ نشین درگاہ نقشبندیہ ۔لار۔گاندربل کشمیر

آستان عالیہ نشست گاہِ حضرت میر سید حسین سمنانی رحمۃ اللہ (ناروارہ۔ بیروہ)

سیّد سراج الدّین صاحب قلندر (مؤلفِ کتاب)